Pathway to Ilm

ماہانہ آرٹیکل

جمادى الأولى 1446 / نومبر 2024 | شمارہ: 5

قرآن وسنت کی روشنی میں مردوزن کے مخلوط ماحول کی تباہ کاریاں!

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

شریعت میں ایسا بے پردہ ماحول جس میں غیر محرم عورتوں کا مردوں کے ساتھ آزادنہ ملنا جلنا ہو مکمل حرام وناجائز ہے۔اس طرح کے ماحول عموماً فتنہ، بے حیائی اور دیگر معاشرتی برائیوں کا پیش خیمہ بنتے ہیں، لہذا شریعت کی روسے ان کی ممانعت ہے۔ہمارے اس موجودہ بے لگام معاشرے کو دیکھتے ہوئے قرآن وسنت کی اصل تعلیمات کی روشنی میں اس موضوع پر ایک تفصیلی بحث کرنا بہت ضروری ہے، لیکن میں یہاں صرف اہم پہلوؤں کو اختصار کے ساتھ پیش کروں گا۔

ہمارے معاشرے میں مخلوط ماحول دن بدن غیر شعوری انداز میں بڑھتا جارہا ہے۔شادی بیاہ میں تو یہ تقریباً عام ہوگیا ہے۔آج کل ہماری اکثر شادی بیاہ کی تقریبات مخلوط ماحول اور میوزک کے رنگ میں اتنے رنگ گئی ہیں کہ اب ہمیں اس برائی کا احساس تک نہیں ہوتا۔

اب تو نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ میوزک صرف امام کے نکاح خوانی اور دعا کے واسطے تھوڑی دیر کے لئے بند کیا جاتا ہے ورنہ تو یہ مسلسل چلتا رہتا ہے۔اس طرح کی تقریب میں بندھے رشتوں سے خیر وبرکت کی بھلا کیا امید کی جاسکتی ہے!

سب سے بڑھ کر افسوس اور دکھ تو تب ہوتا ہے جب کچھ حضرات اس طرح کے محفلوں میں میوزک کے جواز کے بہانے تراشتے رہتے ہیں۔رب کے سامنے کھڑے ہوکر روز محشر ہم اس کا کیا جواب دیں گے؟ آپ ﷺ کی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر کیا ہم اپنے پیارے آقا ﷺ کے سامنے اپنے آپ کو شرمندگی اور رسوائی سے بچا پائیں گے؟

ہمارے مسلم معاشرے کے اکثر گھرانوں میں مردوں اور خواتین کا اختلاط افسوسناک حد تک بڑھ چکا ہے۔اور جن لوگوں نے ان مخلوط اجتماعات سے کنارہ کشی اختیار کی ہیں، ان کو قدامت پسند گردانا جاتا ہیں۔اسلام میں سماجی معاملات کی پاکیزگی، تقدس اور اخلاقیات کی بڑی اہمیت اور فضیلت وارد ہوئی ہے،اس کے باجود اس طرح کی سوچ رکھنا یکسر اسلامی تعلیمات سے دوری اور لاعلمی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

اس طرح کی مخلوط اجتماعات کا نتیجہ اکثر غیر اخلاقی رویوں کی صورت میں نظر آتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس کام سے بچنے پر زور دیا ہے جس میں فریقین کے اخلاقی کردار پر کوئی سوال اٹھتا ہو۔اسلامی تعلیمات حفظ ماتقدم کے طور پر ہر اس کام سے منع کرتی ہیں جن میں کسی بھی طرح گناہ میں پڑنے کا اندیشہ ہو،تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری کے فلسفے پر عمل کرکے رشتوں کا تقدس کسی طرح پامال نہ ہو اور ہمارے معاشرے میں اعلی اخلاقی کردار قائم رہیں۔

مزید یہ کہ اس طرح کے مخلوط اجتماعات میں ہمارے معاشرتی اور اخلاقی حدود کی مسلسل خلاف ورزی ہوتی رہتی ہے۔اور غیر شعوری طور پر ہمارے مسلم سماج میں اخلاقی برائیاں جنم لیتی ہیں، جس کا خطرناک حد تک نقصان ہمیں اپنے خاندانی رشتوں کی بربادی کی صورت میں بھگتنا پڑ سکتا ہے۔لہذا حیا اور پاکدامنی کے دامن کو مضبوطی سے تھامنے میں ہی ہمارے مسلم خاندانی نظام کا تقدس برقرار رہ سکتا ہے۔

ایک توانااور مضبوط معاشرے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان اصولوں پر کاربند رہیں جو مرد اور عورت کے ملاپ سے متعلق ہمیں اسلام نے سکھائے ہیں۔ تاریخ سے یہ بات روزروشن کی طرح عیاں ہے کہ جن قوموں نے ان تعلیمات کی پامالی کی وہ پورا معاشرہ اخلاقی پستی کا شکار ہوا۔ ان اخلاقی برائیوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کچھ خاص حدود متعین کی ہیں۔ مثلاً؛ مرد اور عورت اپنی نظریں نیچی رکھے اور عورت کو حکم ہے کہ وہ مردوں کے ساتھ نرمی سے بات نہ کریں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم دیا گیا کہ عورت سے بات پردے کے پیچھے کریں۔

قرآن پاک میں مردوں اور عورتوں کے درمیان الگ رہنے اور شرم و حیا کو برقرار رکھنے کے لیے واضح ہدایات دی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ

"مؤمن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لئے پاکیزہ ترین طریقہ ہے۔ اور جو کاروائیاں کرتے ہیں، اللہ ان سب سے پوری طرح باخبر ہے۔" (سورۃ النور: 30)

اور اس سے بالکل اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

"اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی سجاوٹ یعني جسم کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو خود ہی ظاہر ہو جائے۔" (سورۃ النور: 31)

اور قرآن کریم میں مزید واضح کیا گیا ہے کہ لوگ ازواج مطہرات رضي اللہعنهن سے کس انداز سے پیش آئے۔

"وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ"

"اور جب تمھیں نبی کی ازواج سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ طریقہ تمہارے دلوں کی بھی اور ان کے دلوں کی بھی پاکیزگی کا ذریعہ ہوگا۔" (سورۃ الأحزاب: 53)

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو رہنمائی لینی ہوتی یا جب کسی دینی مسئلہ کے بارے میں کچھ معلوم کرنا ہوتا تو یہ سوالات پردے کے پیچھے ہوتے تھے۔ اور یہی حکم قیامت تک تمام خواتین کے لئے بھی ہے۔ اور دیگر اسلامی اصولوں اور تعلیمات کے مجموعے سے عورتوں کے بارے میں یہ بات واضح ہے کہ عورت کا تقدس اور ان کی پاکدامنی اپنے جسم کو ڈھانپنے اور اور اپنی آواز کو پست رکھنے میں ہے۔

ایک نامحرم مرد اور ایک نامحرم عورت ایک دوسرے کیساتھ کس طرح طرح پیش آئے گے؟ مذکورہ بالا آیات میں بہت واضح انداز میں بتا دیا گیا ہے۔

قرآن نے تو صاف کہہ دیا کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں مگر اب جب ہماری شادی بیاہ کی تقاریب اور دیگر سماجی اجتماعات مخلوط ہوں گے تو ان آیات پر عمل کیسے ممکن ہوگا؟

نبی کریم ﷺ کی سنت نے ان اصولوں کو مزید تقویت دی ہے اور مردوں اور عورتوں کے درمیان آزادانہ بات چیت کی سنگینی کو واضح کیا ہے۔ عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الاثم حواز القلوب، وما من نظرة إلا وللشيطان فيها مطمع

"گناہ دل کو گمراہ کرتا ہے، اور شیطان کو غیر محرم کی طرف دیکھنے والی ہر نظر میں طمع اور لالچ نظر آتی ہے۔" (المعجم الکبیر: 9/149)

حدیث قدسی میں، نبی کریم ﷺ نے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

النظرة سهم مسموم من سهام إبليس من تركها من مخافتي أبدلته إيمانا يجد حلاوته في قلبه

"غیر محرم کی طرف دیکھنا شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک ہے۔ جو کوئی اسے میرے خوف سے چھوڑ دے گا، میں اسے ایمان سے نوازوں گا، جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔" (المستدرک، 4/349، والمعجم الکبیر، 10/173)

اگر غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنا جائز نہیں ہے، تو پھر مخلوط اجتماعات یا شادیوں میں شرکت کو کیسے جائز ٹھہرایا جا سکتا ہے جہاں مرد اور عورتیں ساتھ بیٹھے ہوں؟ یہ عمل قرآن اور سنت کی واضح تعلیمات کے خلاف ہے۔ نظر کی حفاظت محض ایک احتیاطی تدبیر نہیں بلکہ ایک مستقل نیک عمل اور باعث ثواب ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ثلاثة لا ترى أعينهم النار : عين حرست في سبيل الله ، وعين بكت من خشية الله ، وعين كفت عن محارم الله

"تین طرح کے لوگ ہیں جن کی آنکھیں جہنم کی آگ کو نہیں دیکھیں گی: اللہ کی راہ میں دشمن کی طرف دیکھنے والی آنکھ، اللہ کے خوف سے روتی ہوئی آنکھ، اور اللہ تعالیٰ نے جو حرام کیا ہے اس سے نظر جھکانے والی آنکھ۔" (المعجم الکبیر، 19/416)

اپنی نظر کی حفاظت انتہائی ضروری ہے، کیونکہ اسے نظر انداز کرنا بڑے گناہوں کی طرف لے جا سکتا ہے۔ زنا جیسا بڑا گناہ اکثر ایک ہلکی سی نظر سے شروع ہو سکتا ہے۔ مشہور مصری شاعر احمد شوقی نے اپنی نظم میں اس پیشرفت کو خوبصورتی سے بیان کیا ہے:

نظرة فابتسامة فسلام ....فكلام فموعد فلقاءُ

"ایک نظر، پھر ایک مسکراہٹ، پھر ایک سلام؛ پھر بات چیت، ایک ملاقات کا معاہدہ، اور آخر کار ایک ملاقات۔"

اپنی نظر کو جھکانے میں ہی ایک مومن کے لئے خیر ہے اور یہی تقوی کے عین مطابق ہے۔ اپنی نظر نیچی رکھنا دل کو پاکیزہ اور گناہوں سے بچاتا ہے، اسے پچھتاوے اور ناجائز خواہشات کے نتائج بھگتنے سے بچاتا ہے۔ مزید یہ کہ یہ دل کو نور الٰہی سے روشن کرتا ہے، جس سے ایمانی حلاوت، سکون اور اطمینان ملتا ہے۔ یہ عمل بد عملیوں، ناپاکیوں اور ناجائز خواہشات سے ایک مؤمن کی حفاظت کرتا ہے، دماغ کو تیز کرتا ہے، توجہ کو بڑھاتا ہے اور اخلاقیات کو بہتر بناتا ہے۔ مزید یہ کہ نظر کے جھکانے سے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے، اس کی محبت، خوشنودی اور رضا حاصل کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ یہ جہنم کی آگ سے تحفظ فراہم کرتا ہے اور انسان کو مذہب کا سچا وارث بننے کا اعزاز، شرف اور افتخار بخشتا ہے۔

مزید عملی طور پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کی جداگانہ حیثیت کو برقرار رکھنے کے لیے ممکنہ اقدامات کیے۔ اس اہمیت کو اجاگر کرنے واسطے مسجد جیسی مقدس جگہ میں بھی آپ علیہ السلام نے عورتوں کے لیے الگ صفوں کا انتظام فرمایا تھا اور مردوں کو ہدایت فرمائی تھی کہ فرائض کے بعد وہی ٹھہرے رہے تاکہ نماز کے بعد خواتین چلی جائے۔ اور خواتین کے لیے الگ دروازہ منتخب تھا۔ ان نبوی اعمال کا ثبوت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت سے ملتا ہے۔

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ـ رضى الله عنها ـ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَمَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأُرَى ـ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ـ أَنَّ مُكْثَهُ لِكَىْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے سلام پھیرتے تو عورتیں اٹھ کھڑی ہوتیں۔ جب آپ اپنا سلام پورا کرتے تو آپ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر کے لیے بیٹھے رہتے۔ ابن شہاب نے کہا: میرا خیال ہے (واللہ اعلم) کہ آپ کا تھوڑی دیر کے لیے بیٹھنا اس لیے تھا تاکہ عورتیں لوگوں سے پہلے پہلے نکل جائیں۔ (صحیح بخاری: 837)

ذرا سوچیۓ کہ اگر مسجد میں ایسے اقدامات کی ضرورت تھی جو عبادت کے لیے وقف ایک جگہ ہے اور جو ہر قسم کی خواہش پرستی سے دور ہے، تو دوسری جگہوں میں بھی ایسے ہی یا اس سے زیادہ سخت اقدامات نافذ کیے جانے چاہئیں تاکہ مردوں اور عورتوں کے درمیان مناسب حدود قائم رہ سکے۔

ابو اسید رضي اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد سے باہر نکلتے وقت کچھ مردوں اور عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا جو سڑک پر اکھٹے چل رہے تھے: "پیچھے ہٹ جاؤ، کیونکہ تمہیں سڑک کے درمیان میں چلنا نہیں چاہیے؛ سڑک کے کناروں پر چلو تاکہ مردوں اور عورتوں کے درمیان مناسب فاصلہ قائم رہے۔" پھر عورتیں دیوار کے اتنا قریب چل رہی تھیں کہ ان کے کپڑے دیوار سے رگڑ رہے تھے۔ (سنن ابی داؤد 5272)

بازاروں، ہسپتالوں، تعلیمی اداروں اور زندگی کی دیگر ضروریات میں مرد اور عورت کا میل جول سے بچنا تقریباً ناممکن ہے وہاں بھی بتکلف کوشش کی جانی چاہیے کہ ایسے حالات سے بچا جائے اور انہیں کم سے کم کیا جائے۔ جہاں تک بازاروں کا تعلق ہے، تو وہ سب سے زیادہ ناپسندیدہ مقامات ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:

أَحَبُّ الْبِلاَدِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلاَدِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا

"اللہ کو سب سے پیارے زمین کے حصے مساجد ہیں، اور اللہ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ زمین کے حصے بازار ہیں۔" (صحیح مسلم 671)

اس حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ کو تمام جگہوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ بازار ہیں کیونکہ وہاں فتنے موجود ہوتے ہیں۔ لہذا ایسے مقامات پر جانا جتنا ہو سکے کم کیا جانا چاہیے اور اپنی نظر کو قابو کرنے کے لیے ہمیشہ چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔

ضرورت اور مجبوری کے درمیان فرق یہ ہے کہ ضرورت کا کوئی متبادل نہیں ہوتا۔ ضرورت کی وجہ سے جن مقامات پر جانا لازمی ہے ان میں بازار اور ہسپتال شامل ہیں۔ ایسے مقامات پر جانا جائز ہیں بشرطیکہ ایمان کی حفاظت کی جائے، نظر کو قابو کیا جائے اور عفت کو برقرار رکھا جائے۔ البتہ غیر ضروری اجتماعات سے بچنا چاہیے اور اپنے آپ کو ان سے دور رکھنے میں ہی خیر اور بہتری ہے تاکہ ایمان کو خطرے میں نہ ڈالا جائے۔

شادی بیاہ اور دیگر اجتماعات میں جہاں مردوں اور عورتوں کا ملنا جلنا ہوتا ہے، انہیں مناسب انداز سے کنٹرول کیا جانا چاہیے تاکہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے دور رہیں۔ اگر ممکن ہو تو ان کے لیے جدا راستے بھی رکھے جائیں۔

مخلوط اجتماعات کا مسئلہ صرف عوامی یا سماجی تقریبات تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ یہ گھر کے اندر خاندانی معاملات اور خاندانی اجتماعات تک بھی پھیلا ہوا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گھر کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ اتنا بے تکلف ہو جاتے ہیں کہ شرعی احکام کو یکسر پامال کر دیتے ہیں۔ یہ بات اکثر مشاہدے میں آئی ہے کہ رشتہ داروں یا سسرال والوں کے ساتھ پردہ نہیں کیا جاتا، جبکہ پردہ ہر حال میں ضروری ہے۔

عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بار فرمایا:

إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: الْحَمْوُ الْمَوْتُ

"عورتوں کے قریب جانے سے بچو۔" ایک شخص نے پوچھا: "اے اللہ کے رسول! جیٹ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟" نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: "جیٹ کے ساتھ پردہ نہ کرنا موت کے برابر ہے۔" (صحیح البخاری: 5232)

اس حدیث میں خواتین کو اپنے رشتہ دار مردوں، خاص طور پر جیٹ سے علیحدہ رہنے کا حکم واضح ہے۔ یہ سوچ اور خیال کہ رشتہ دار اور سسرال والے آپس میں بغیر پردے کی رعایت رکھتے ہوئے مل سکتے ہیں یہ سراسر اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

اس طرح کی غلط فہمی سے وہ بڑے گھرانے براہ راست متاثر ہوتے ہیں جن میں مخلوط ماحول ہو، اور عموماً ہوتا یہ ہے کہ وہاں شرم و حیا کی تمام حدود پار کی جاتی ہیں۔ اس طرح کے نظریات سے وہ اسلامی تعلیمات بری طرح مخدوش ہوتی ہیں جن میں گھریلو عفت و حیا کی تحفظ کو یقینی بنایا گیا۔ اور نتیجتاً اسلام کا عطاء کردہ پاکیزہ اور مقدس گھریلو نظام کا استحکام بری طرح پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں خاندانی اور سماجی ڈھانچوں کے تقدس اور استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے پردہ اور علیحدگی کی حدود کو برقرار رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔ یہ حدود خواتین اور مردوں کے درمیان معاملات کو قابو کرنے کے لیے ہیں تاکہ شرم و حیا اور عفت کو برقرار رکھا جا سکے۔

اس لیے یہ انتہائی لازمی ہے کہ ہم مخلوط اجتماعات کو سماجی اور اخلاقی انحطاط و پستی کی ایک اہم وجہ تسلیم کریں۔ ایسے روئے سماجی برائیوں کو بڑھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے، اکثر اس بات کا ہمیں احساس تک نہیں ہوتا کہ مخلوط ماحول ہی اس کی اصل وجہ ہے۔

مخلوط ماحول ہی سب سے زیادہ بنیادی وجہ ہے جو ایک خاموش بڑھتے ہوئے فتنہ کا باعث بنتا ہے، جس کے نتیجے میں بے وفائی، ٹوٹے ہوئے گھر اور جذباتی پریشانی پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے سماجی، معاشرتی اور اخلاقی اصلاح فرمائیں اور ہمیں ہر طرح کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

اس موضوع پر مزید تفصیلی مطالعے کے لئے ذیلی فہرست میں دی گئی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

حوالہ جات:

المعجم الکبیر (طبرانی)

المستدرک (حاکم)

حجاب: اسلامی تعلیمات حجاب (ڈاکٹر محمد اسماعیل میمن مدنی)

جنت کے سوراستے (ڈاکٹر شبیر احمد)

از: مولانا اکرام احمد